www.emarsiya.com

مرثیہ۔(۲۱)

۱

کس کی آمد انقلابِ نَو بہ نَو لانے کو ہے
کس کی ہیبت سنسنی دنیا میں پھیلانے کو ہے
چپ بھی ہے قران جاءَ الحق بھی فرمانے کو ہے
بڑھ رہی ہے دل کی دھڑکن اب کوئی آنے کو ہے
یادگارِ مجتبیٰؑ ہے صُلحِ کُل ہر گام ہے
ساری دنیا کے لیے یہ امن کا پیغام ہے

دے چُکا جب عسکریؑ کو زہر مارِ آستیں
قتلِ مہدیؑ پر کمر باندھی بہ عزمِ آہنیں ۲
اُس کی فوجیں جب حرم میں آپؑ کے داخل ہوئیں
ہو گئے سرداب میں غائب کہیں مہدیؑ دیں
جو سپاہی ہر طرف سے گھر کو تھے گھیرے ہوئے
ہو گئے اندھے کہ آنکھیں حق سے تھے پھیرے ہوئے

کس کی آمد انقلابِ نو بہ نولانے کو ہے۔۔(کُل۔۱۰۔بند)

www.emarsiya.com

۳

ہم تو پھر اِنسانِ ناقص ہیں ہمارا عِلم کیا
جعفرِؑ صادق نے صرف اتنا بتایا ہے پتا
آئے گا جب میرا پوتا مہدیِؑ شرعِ ہدا
روزِ جمعہ ہوگا وقتِ عصر، دن عاشور کا
اب تو کہہ سکتے ہیں ہم اشکوں سے مُنہ دھوتے ہوئے
آئیں گے کعبے میں یہ شبّیرؑ کو روتے ہوئے

کس کی آمد انقلابِ نو بہ نو لانے کو ہے۔۔(کُل۔۱۰۔بند)

خود مصائب کا بیاں فرمائیں گے شاہؑ زماں
جن پہ ٹکرائے گا جاکر عرش سے شورِ فُغاں
کیا تعجب ہو وہ اکبرؑ کی شہادت کا بیاں
ہے مُصیبت سی مُصیبت مَرگِ فرزندِ جواں
جس پہ رہ جائے کلیجہ پھٹ کے بوڑھے باپ کا
یا حُسینؑ اُس پر رہے صابر یہ دل تھا آپ کا

۴

کس کی آمد انقلابِ نو بہ نو لانے کو ہے۔۔(کُل۔۱۰۔بند)

www.emarsiya.com

۵

بازوئے سرورؑ نے جب پائی شہادت نہر پر
تان کر سینہ کسی بیٹے نے مرنے پر کمر
وہ جواں بیٹا جو ہم شکلِ پیمبرؐ سر بہ سر
جِس کے سہرے کی تمنّا دِل میں تھی شام و سحر
عرض کی بابا سے اب میداں کی رُخصت دیجیے
شور ہے ھَل مِن مُبارز کا اِجازت دیجیے

کس کی آمد انقلابِ نو بہ نو لانے کو ہے۔۔(کُل۔۱۰۔بند)

سُن کے یہ بیٹے کا مُنھ تکنے لگے شاہِؑ ہدا
دِل بھر آیا، ڈبڈبائی آنکھ، اشکِ غم پیا ۶
چھاؤنی کی سمت دیکھا، دل سنبھالا اور کہا
پالنے والی اِجازت دے تو ہم کو عُذر کیا
ہو پھوپی راضی علی اکبرؑ تو جاؤ شوق سے
دودھ کا حق بخش دے مادر تو جاؤ شوق سے

کس کی آمد انقلابِ نو بہ نولانے کو ہے۔۔(کُل۔۱۰۔بند)

www.emarsiya.com

۷

ماں پھوپی نے دی دُعا رونے لگیں بہنیں تمام
شاد ہو کر اکبرِؑ غازی اُٹھے کر کے سلام
شورِ گریہ میں چلا رن کی طرف وہ نیک نام
دیر سے ڈیوڑھی پہ حاضر تھا عقابِ تیز گام
چڑھ کے گھوڑے پہ وہ بن بیاہا بَنا رُخصت ہوا
باپ نے تھامی رکاب اور مہ لقا رُخصت ہوا

اک طرف سے ناگہاں لائیں ہَوائیں یہ پیام

اب تو بابا آؤ جلدی جاں بلب ہے یہ غلام ۸

اُس طرف دوڑے جو بے تابی میں مولائےؑ انام

کھا کے ٹھوکر گر پڑے اِک جسمِ زخمی پر امامؑ

تھی کشش فطری، دلِ مُضطر کو تڑپانے لگی

دَم بہ دَم گیسوئے اکبرؑ کی مہک آنے لگی

www.emarsiya.com

۹

کیا میرے دلبر ہو تم بولے امامِؑ تشنہ کام
کھول کر آنکھیں کہا اکبرؑ نے، بابا السّلام
وقتِ آخر ہو گیا دیدار، رُخصت ہے غُلام
دم ہے ہونٹوں پر بس اب یٰسین پڑھیے یا امامؑ
پاؤں پھیلا کر یہ کہتے کہتے اکبرؑ سو گئے
پیاس کی شِدّت میں کوثر کو روانہ ہو گئے

کس کی آمد انقلابِ نو بہ نو لانے کو ہے۔۔(کُل۔۱۰۔بند)

آفریں ہمّت پہ تیری اے حسینؑ بے خطا
پُشت پر لاشہ اُٹھائے، بھوکے پیاسے بے نَوا
دیکھ کر سوئے نجف کہتی تھی رو کر کربلا
دیجیے آ کر سہارا، یا علیِؑ مُرتضیٰؑ 10

تشنہ لب زخمی ہے تنہا کوئی بھی یاور نہیں
یہ جواں بیٹے کی میّت ہے درِ خیبر نہیں

کس کی آمد انقلابِ نو بہ نو لانے کو ہے۔۔(کُل۔۱۰۔بند)